ترکی اور اسلام

ایم ایم حسن

ترک نادان نے خلافت کی قبا چاک کرنے کے بعد سے مغربی دنیا کا قرب حاصل کرنے کی خاطر ہر قسم کا جتن کر رہا ہے اور اس پر یہ مصرع صادق آتا ہے.....

میرے اسلام کو ایک قصہ ماضی سمجھو

مگر مغربی ممالک اس صورتحال کے باوجود اس کے ساتھ اچھوتوں جیسا برتاؤ کر رہے ہیں اب اس نے ان کا دل موہ لینے کی خاطر یہ چال چلی ہے کہ تعلیمی اداروں کے اساتذہ، مساجد کے اماموں اور طالب علموں کو "راہ راست" پر لانے کے لئے ایک خصوصی تربیتی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ جس کی خاص بات یہ ہے کہ یونان اور روس جیسے پرانے دشمنوں کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھائی جا رہی ہیں۔ مذکورہ تربیتی پروگرام صرف ترکی کے باشندوں تک محدود نہیں ہے بلکہ جو ترک یورپ میں آباد ہیں ان کی بھی ذہنی تطہیر کی جائے گی تاکہ یورپی یونین کو یہ اندازہ ہو جائے کہ وہ اس کی رکنیت حاصل کرنے کی خاطر کیا کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ اس ضمن میں جملہ مدارس کے لئے ایک نیا نصاب تعلیم ترتیب دیا جا رہا ہے اور ایک ہزار سے زیادہ امام مساجد، ذہنی تطہیر کے بعد یورپ روانہ کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہاں پر آباد مسلمانوں کو اپنے رنگ میں رنگیں۔

سال رواں میں جبکہ پھر ایک بار ترکی کی یورپی یونین کی رکنیت زیر غور آئے گی، حکومت کی یہ کوشش ہے کہ یورپ میں آباد ترک دیگر اسلامی ممالک کے بنیاد پرست مسلمانوں سے دور ہیں۔ وزیر تعلیم نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ترکی میں فوری طور پر تمام تعلیمی اداروں میں نصاب تعلیم تبدیل کر دیا جائے تاکہ کسی یورپی ملک کی دل آزاری نہ ہو۔ اس ضمن میں موصوف نے تمام اساتذہ کی ذہنی تطہیر پر خصوصی طور پر زور دیا ہے۔ ترکی کے دینی ادارے کے سربراہ، علی برکت اوگلو نے حکومت کی جدید حکمت عملی پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ "ہمارا یہ مقصد ہے کہ دنیا کو یہ بتائیں کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو کہ امن و آشتی کا پیغام دیتا ہے اور وہ ہر گز تشدد کی تعلیم نہیں دیتا" انہوں نے مزید یہ کہا کہ ترکی میں اس وقت ستر ہزار امام ہیں اور یہ انکشاف کیا کہ وہ ان اماموں کی خصوصی تربیت کو اولیت دے رہے ہیں اور انہیں غیر ملکی زبانوں کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے کیونکہ انہیں بیرون ملک بھیجا جائیگا وہ ان اقدامات کے ذریعہ شدت پسندی کے رجحان کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ برکت اوگلو اور وزیر تعلیم کا یہ کہنا ہے کہ مسجد کے اماموں اور تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو تربیت نو دینے کا پروگرام کوئی نرالی بات نہیں ہے۔ وہ تو اس معاملے میں فرانس اور جرمنی کی تقلید کر رہے ہیں اور وہ قدامت پرستی کے دشمن ہیں۔ یہ بتایا گیا ہے کہ یورپی یونین میں سب سے زیادہ مسلمانوں کی آبادی فرانس میں ہے جہاں پر پانچ ملین مسلمان بستے ہیں وہ ملک کچھ عرصے سے مساجد کے اماموں کو مجبور کر رہا ہے اور لالچ بھی دے رہا ہے کہ وہ یونیورسٹی میں داخلہ لیں، یہ انہیں اپنے دین سے برگشتہ کرنے کی سازش ہے۔

اب جرمنی میں بھی یہی صورتحال پیش آ رہی ہے اور وہاں پر 12 جنوری کو ملک بھر میں تمام مساجد پر چھاپے مارے گئے اور بارہ اماموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ شبہ تھا کہ وہ دہشت گردوں کیساتھ تعاون کر رہے تھے۔ گرفتار شدگان کا تعلق مشرق وسطیٰ، بلغاریہ، شمالی افریقہ اور خود جرمنی سے تھا۔ ان سب افراد کے متعلق یہ شبہ ہے کہ وہ دہشت گرد تنظیموں کے حامی تھے جو ان کی مالی امداد کر رہی تھیں۔ ایک جرمن متغیث کیمطابق تمام گرفتار شدہ افراد نسلی تعصب پھیلا رہے تھے اور جہاد کیلئے اپنے حامیوں کی تعداد میں اضافہ کر رہے تھے۔ سرکاری وکیل خاص، اوگسٹ اسٹری نے اس ضمن میں مزید معلومات فراہم کیں اور گرفتار شدگان کا تعلق انصار الاسلام والتوحید سے ہے اور ان میں سے ایک شخص نے پاکستان میں القاعدہ کے مرکز میں تربیت حاصل کی تھی۔ اس نے مزید یہ کہا کہ اسے یہ شبہ بھی ہے کہ یہ لوگ ایک ایسی جرائم پیشہ جماعت کے رکن ہیں جسکے بین الاقوامی روابط ہیں۔ اس نے یہ بھی وضاحت کی کہ ملک بھر میں تقریباً پچاس مقامات پر پولیس کے چھاپوں کا بھی یہ مقصد ہے کہ ان دہشت گردوں کی ہر قسم کی امداد کا سدباب کر دیا جائے۔ جرمنی میں جو مساجد اور مسلمانوں کی رہائش گاہوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں اور جو مسلمانوں پر پولیس کے حملے ہو رہے ہیں ان کا حکومت جو جواز پیش کر رہی ہے اس سے یہ ستم رسیدہ لوگ خوب واقف ہیں۔ ترکی نے جرمنی اور فرانس کیساتھ متحد ہو کر جو اسلام اور یورپی مسلمانوں کیخلاف مہم چلائی ہے اس میں ترک بھی شامل ہیں۔ یہ سازش اتنی قابل ملامت نہیں نظر آئیگی اگر ہم یہ حقیقت تسلیم کر لیں کہ ترکی کے باشندے صرف نام کے مسلمان ہیں اور یورپی یونین کی رکنیت حاصل کرنے کی خاطر یہ ڈھونگ رچایا جا رہا ہے۔